وَاعِظُ الْجُمُعَہ

ظلم اور اس کا انجام

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: ظلم اور اس کا انجام

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق قادری، مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء

ظلم اور اس کا انجام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

ظلم کیا ہے؟

برادرانِ اسلام! انسان کے ظلم سے مراد، کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا کر رکھنا، حد سے تجاوُز کرنا، ناحق قتل کرنا، گالی دینا، بُرا بھلا کہنا، کسی کو تکلیف دینا یا کسی کا حق ادا نہ کرنا ہے۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ظلم کے تین معنی ہیں: (۱) کسی کا حق مارنا، (۲) کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، (۳) اور کسی کو بغیر قصور کے سزا دینا۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم کسی پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتے۔ یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے"[۱]۔

حضراتِ گرامی قدر! ظلم کی چاہے کوئی بھی قسم اور صورت ہو، بہرحال وہ حرام

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، ظلم کا بیان، پہلی فصل، ۶/۵۲۱۔

وممنوع اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو للکارنے کے مترادِف ہے، ہمیں چاہیے کہ ظلم کی ہر صورت سے بچیں، اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی بچائیں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوماً» "اپنے بھائی کی مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم!" صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم کی مدد کس طرح ہوگی؟ ارشاد فرمایا: «تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ»[1] "اس کا ہاتھ پکڑ لو، یعنی اسے ظلم سے روک لو!"۔

ظلم کی مُمانعت

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالی خالقِ کائنات ہے، اس ارض وسماء کا وہ تنہا مالک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ جو چاہے کرے، کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں، لیکن اس کے باوُجود وہ اپنی ذاتِ والا سے ظلم کی نفی فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْـًٔا﴾[2] "یقیناً اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں فرماتا"۔

لیکن ظلم وزیادتی کرنے والوں کو اُن کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًاؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾[3] "جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے"۔

اسی طرح ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا، کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، باب أعن أخاك ...إلخ، ر: ٢٤٤٤، صـ٣٩٤.
(٢) پ١١، يونس: ٤٤.
(٣) پ٥، النساء: ٣٠.

نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً، فَلَا تَظَالَمُوا»[1] "اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اُوپر حرام کیا، اور تم پر بھی حرام کیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو!"۔

علّامہ مازری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی ظلم سے پاک ہے؛ کیونکہ مقرّرہ حُدود سے تجاوُز کرنے کو ظلم کہتے ہیں، اور اللہ تعالی کے اوپر کوئی نہیں جو اُس کے لیے حُدود مقرّر کر سکے "[2]۔

ظلم کا انجام

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ، لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ!»[3] "اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں، تو اللہ عزّوجلّ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا!"۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: «أَتَدْرُونَ مَا الْمُفلِسُ؟» "کیا تم جانتے ہو کہ مفلِس کون ہے؟" صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- نے عرض کی کہ جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہو وہ مفلِس ہے، ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْمُفلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى

---

(١) "صحيح مسلم" باب تحريم الظلم، ر: ٦٥٧٢، صـ١١٢٨.

(٢) "المعلم بفوائد مسلم" كتاب البرّ والصِلة، تحت ر: ١١٨٣، ٣/ ٢٩٠.

(٣) "سنن الترمذي" باب الحكم في الدماء، ر: ١٣٩٨، صـ٣٣٩.

مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ»[1]

"میری امّت میں مفلِس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزے اور زکات لے کر آئے گا، اور یُوں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، لہذا اس کی نیکیوں میں سے کچھ کسی ایک مظلوم کو دے دی جائیں گی، کچھ دوسرے مظلوم کو۔ پھر اس کے ذمّہ جو حقوق تھے، اگر اُن کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، تو اُن مظلوموں کی خطائیں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی، پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا"۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو دنیا میں کسی کے تقریبًا تین پیسے دَین (قرض) دبا لے گا، بروزِ قیامت اس کے بدلے سات سو باجماعت نمازیں دینی پڑجائیں گی"[2]۔

اللہ جلّ جلالہ کی شدید پکڑ

عزیزانِ محترم! دنیا میں جب بھی ظلم وستم، اور جبر واِستبداد کا روِیہ اختیار کیا گیا، اور جب بھی طاقت کے نشے میں اس حقیقت کو فراموش کیا گیا، کہ اللہ رب العالمین اس کائنات کا خالق ومالک ہے، جو ظلم وستم اور زیادتی کرنے والوں کو کسی طَور پر پسند نہیں فرماتا، وہ جب چاہے ظالموں کو آنِ واحد میں اپنے غضب سے نشانۂ عبرت بنا سکتا ہے، اقوامِ عالَم کی تاریخ گواہ ہے کہ جب جب ایسا ہوا، بڑے دردناک اور بھیانک نتائج دیکھنے کو ملے، قومِ نُوح، قومِ ابراہیم، اصحاب مدیَن اور عاد وثمود کی سرکشی، اور ان کے عبرتناک انجام کو خود اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں

---

(١) "صحيح مسلم" باب تحريم الظلم، ر: ٦٥٧٩، صـ١١٢٩، ١١٣٠.

(٢) "فتاوی رضویہ" "کتاب المُداینات، تقریبًا تین ...الخ، ۲۸۱/۱۷، بحوالہ "درِّ مختار" وغیرہ۔

بیان فرمایا: ﴿ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾[1] "کیا انہیں اپنوں سے اگلوں کی خبر نہ آئی ؟نُوح کی قوم اور عاد اور ثمود، اور ابراہیم کی قوم، اور مدیَن والے، اور وہ بستیاں جو اُلٹ دی گئیں !ان کے رسول رَوشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے، تواللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا، بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے"۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْه» "اللہ تعالی ظالم کو ڈھیل دیے رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ پکڑتا ہے تو بچ کر نکل نہیں پاتا"۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت مبارکہ[2] تلاوت فرمائی: ﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾[3] "ایسے ہی تیرے پروَردگار کی گرفت ہے، جب وہ ظالم بستی والوں کو گرفت میں لیتا ہے، یقیناًاس کی گرفت سخت دردناک ہے"۔

جانِ برادر! اس کے باوُجود بھی سرکش انسان اگر اللہ تعالی کے قانون کو نہ سمجھے، اور اپنے سے پہلی قَوموں کے بھیانک انجام سے عبرت حاصل نہ کرے، تو بہت جلد خود وہ شخص دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بنادیا جاتا ہے، اور ظالموں کا بالآخر یہی انجام ہوتا ہے !۔

---

(١) پ١٠، التوبة: ٧٠.

(٢) پ١٢، هود: ١٠٢.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٦٨٦، صـ٨٠٧.

ظالم کی حمایت کرنے والوں کی سزا

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! ظالموں کی مدد و حمایت کرنے والے بھی اس گناہ میں شریک ہیں، ایسوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ رب العزّت نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴾[1] "ظالموں کی طرف نہ جھکو؛ کہ تمہیں آگ چُھوئے گی، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں، پھر مدد نہ پاؤ گے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ظلم پر مدد (اور حمایت) کرنے کی کئی صورتیں ہیں: (۱) ظالموں کو ظلم کی رغبت دینا، (۲) ان کے ظلم پر مبنی قانون کو رائج کرنا، (۳) ان کے ظلم میں ان کا ہاتھ بٹانا، (۴) ان کے ظلم کی حمایت کرنا، یہ کہنا کہ یہ اَحکام حق ہیں۔ غرض کہ اس میں بہت وسعت ہے"[2]۔

غیر مسلموں پر ظلم کی ممانعت

حضرات گرامی قدر! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، یہ ایک عالمگیر، آفاقی اور تاقیامت رہنے والا دِین ہے، لہٰذا اس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق چھوٹے بڑے اُمور کو بالتفصیل بیان کیا گیا، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کے ساتھ ساتھ، مسلم ممالک میں رہنے والی اَقلیتوں (Minorities) کے حقوق کا بھی خاص خیال رکھا ہے، اور انہیں بھی ان کے حقوق اور تحفُّظ کی ضمانت دی ہے۔ دینِ اسلام میں جس طرح کسی عام مسلمان شہری کے ساتھ بلا ضرورتِ شرعیہ، ظلم وزیادتی ناجائز وحرام ہے، اسی طرح کسی غیر مسلم ذِمّی پر بھی ظلم وستم حرام ہے۔ مصطفی

---

(۱) پ۱۲، ہود: ۱۱۳.

(۲) "مرآۃ المناجیح" حاکم اور قاضی بننے کا بیان، دوسری فصل، ۵/۴۱۷۔

جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئاً بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1] "خبردار! جو کسی ذِمّی (یعنی وہ غیر مسلم جو مسلمانوں کے ملک میں ماتحت ہوکر رہتا ہو) پر ظلم وزیادتی کرے گا، یا اس کے حق میں کمی کرے گا، یا اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے گا، یا اس کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے گا، اُس ذِمّی کی طرف سے اُس (ظلم وزیادتی کرنے والے) شخص کے ساتھ خُصومت (جھگڑا) کرنے والا میں خود ہوں گا!"۔

مسلمانوں پر ہونے والا ظلم وستم اور اَقوامِ عالم کی مجرِمانہ خاموشی

عزیزانِ مَن! آج ہمارے مسلمان بھائی پوری دنیا میں ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں، اس کے باوُجود ہم مسلمان اپنے ملک میں رہنے والی کسی بھی اَقلیت کو ناحق مُوردِ اِلزام ٹھہرا کر، اپنے ظلم وستم کا نشانہ نہیں بناتے، جبکہ یہود، نصاریٰ اور ہُنود کے ہاں مُعاملہ اس کے برعکس ہے، وہاں مسلمانوں کے ساتھ جس طرح نارَوا سُلوک کیا جاتا ہے، انہیں بے گناہ قتل کیا جاتا ہے، ان کی عصمت مآب خواتین کی آبرُو ریزی کی جاتی ہے، ان کے گھربار اور کاروبار کو نذرِ آتش کیا جاتا ہے، اس سے ساری دنیا واقف ہے! اس کے باوُجود سب خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں، کوئی اس کے خلاف آواز بلند نہیں کرتا، کوئی اس کا سوشل بائیکاٹ (Social Boycott) نہیں کرتا، آخر کیوں؟؛ اس لیے کہ سارے کے سارے کفّار مسلمانوں کے خلاف ملّتِ واحدہ ہیں!! حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے چودہ سو سال قبل ہی مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا تھا

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الخراج، ر: ۳۰۵۲، صـ٤٤٧.

کہ «الْكُفْرُ كُلُّهُمْ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ»[1] "تمام کفّار ایک قوم وملّت ہیں" لہٰذا آج ان سے کسی خیر کی توقُّع رکھنا فُضول ہے!!۔

میرے محترم بھائیو! جو بھی کرنا ہے تمہیں خود ہی کرنا ہے، اَغیار کی طرف دیکھنا چھوڑ دو! بلکہ اپنے اندر ظلم وجبر کے خلاف ڈَٹ جانے کی ہمت پیدا کرو! ظلم وبربریت کے خلاف قانونی آواز بلند کرو!۔

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! بعض لوگ صرف ظلم دیکھتے اور سہتے ہیں، مگر اس کے خلاف آواز بلند نہیں کرتے، یہ بات ہرگز کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں، غلبۂ حق کے لیے ظلم کے خلاف سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدوجہد اور کردار، ہمارے سامنے ہے، انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے، قیامت تک کے لیے ظالم کے خلاف آواز بلند کرنے اور ڈَٹ جانے کا درس دیا، لہٰذا جو مظلوم کا ساتھی ہے گویا وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھی ہے، اور جو ظالم کا طرفدار ہے، گویا وہ یزید کا پیروکار ہے!۔

قومِ مسلم کے خلاف کفّار کا وَحشیانہ طرزِ عمل

حضراتِ محترم! ہر دَور میں اپنے مذہبی اور عالمی قوانین کو رَوند کر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے والوں کی بھی کبھی کمی نہیں رہی۔ چند شر پسند عناصر اپنے مذموم مقاصد کے حُصول کے لیے، جائز وناجائز کی تمیز کیے بغیر، ہر حد کو پامال کرتے نظر آتے ہیں! کشمیر (Kashmir)، برما (Burma)، شام (Syria) اور فلسطین (Palestine) کی مثال آپ کے سامنے ہے، وہ کونسا ظلم وستم ہے جو وہاں بسنے والے مظلوم مسلمانوں پر نہیں ڈھایا جارہا؟! مسلمان نوجوانوں کا دن دَہاڑے قتلِ عام کیا جارہا ہے، بچوں کو یتیم کیا جارہا

---

(١) "الآثار" لأبي يوسف، في الفرائض، ر: ٧٨١، صـ١٧١.

ہے، ان کی نسل کُشی کی جارہی ہے، خواتین کی عصمت دری کی جارہی ہے، انہیں وطن بدر کیا جارہا ہے، ان کی اکثریت کو اَقلیت میں بدلنے کی مذموم کوشش کی جارہا ہے، وہاں کرفیو (Curfew) لگاکر کھانے پینے کی اشیاء تک رَسائی بھی مشکل بنادی گئی ہے، تمام ذرائعِ اِبلاغ کی بندش کے ذریعے دنیا کو وہاں کے حالات سے بے خبر رکھا جارہا ہے، لیکن اس کے باوُجود اَقوامِ متّحدہ (United Nations)، او آئی سی (OIC) اور انسانی حقوق کے تمام عالمی ادارے خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں، اُن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے!!۔

حسینی کردار اور تقاضائے وقت

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آج مشرق سے مغرب تک اُمّتِ مسلمہ کے خلاف ایک میدانِ کربلا برپا ہے! ضرورت اس امر کی ہے کہ حسینی کردار کے ذریعے ظلم وستم کا خاتمہ کیا جائے، اسلام کا حقیقی عادلانہ نظام رائج کیا جائے؛ تاکہ مُعاشرہ امن کا گہوارہ بنے! ہمارے حکمران اور علماء ومشائخ بھی اپنی اپنی ذمّہ داری کو سمجھیں، اور حالات کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالیں، اور قومی دھارے میں رہتے ہوئے حکمت اور جرءت کے ساتھ اپنا کردار ادا کریں۔

نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے کردار اور جدوجہد ہی کے ذریعے، رہتی دنیا تک کے لیے یہ پیغام چھوڑا کہ باطل قوتوں سے کبھی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے، اور ظلم وناانصافی کے خلاف ڈَٹ جانا چاہیے، چاہے اس کے لیے کتنی ہی اور کیسی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں!!۔

یاد رکھیے! ناحق کسی کے ساتھ زیادتی کرنا، اور اس کے جان ومال یا عزّت وآبرُو پر حملہ کرنا ظلم ہے، جو حرام اور انتہائی قابلِ مذمّت فعل ہے، چاہے

وہ کسی بھی مذہب (Religion)، خطے (Region) یا سوسائٹی (Society) سے تعلق رکھنے والے پر ہو!۔

عالَمِ اسلام کے مظلوم مسلمان ہی نہیں، بلکہ دنیا بھر میں بسنے والے تمام انسان ہماری مدد کے مستحق ہیں! دنیا میں کہیں بھی کسی پر ظلم ہو رہا ہو، تو ہمیں چاہیے کہ اسے روکنے کی بھرپور کوشش کریں، بامَرِ مجبوری فزیکلی (Physically) طَور پر اگر ہم اُن کی مدد نہیں کرسکتے، تو کم اَز کم ان پر ہونے والے ظلم وستم کے خلاف صدائے احتجاج توضرور بلند کریں!!۔

دعا

اے اللہ! دنیا بھر میں مسلمانوں پر جہاں جہاں ظلم وستم ہو رہا ہے، تو اُن کی مدد فرما، انہیں کفّار کے مظالم سے نَجات عطا فرما، بالخصوص کشمیر وفلسطین پر ظلم ڈھانے والے یہود وہُنود کو نیست ونابُود فرما، اور عالَمِ اسلام کو کفّار پر غلبہ عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.